ادبیات

اشارات

از جناب احسان دانش

جو فطرتاً مآلِ آرزو سے روکشی نہیں
مآل پر بھی اک نگاہِ سرسری بری نہیں

قدم قدم پہ جو صعوبتوں سے کانپتی رہے
جلالِ مرگ کی قسم وہ غم ہے زندگی نہیں

زمیں پہ تابہ کے، فلک کی سمت باگ موڑ دے!
وہاں کا عزم چاہیے جہاں سے آگہی نہیں!

تو اپنے راستے میں خود ہی سنگِ راہ بن گیا
وگرنہ تیری ذات سے کسی کو دشمنی نہیں!

ہجومِ جرم و زرسے اور سکونِ دل کا واسطہ
ہزار تو کہے کہ ہے! نہیں نہیں، کبھی نہیں!

تغیراتِ نو بنو کے ساتھ اہلِ ہند میں
زباں کی زندگی تو ہے عمل کی زندگی نہیں

اثر یہ درسِ مکتبی کا ہے کہ اب کے دور میں
نظر میں وسعتیں نہیں، دلوں میں روشنی نہیں

جنونِ تیز گام کو نہ فرصتِ نگاہ دے!
رہِ حیات کا سفر، سفر ہے دل لگی نہیں!

بھلا ہوا کہ اٹھ گئے جگہ جگہ سے میکدے
کہ مے کشوں میں آجکل شعورِ مے کشی نہیں،

حیات میں نہ دخل دے نشاطِ بے ثبات کو
حیاتِ جاوداں سہی، نشاطِ دائمی نہیں!

وفورِ درد و رنج میں، بجز خدائے ذوالمنن
مری غیور مفلسی کسی سے ملتجی نہیں